DANISH

(Research Journal)
1996-97

Post Graduate
Department of Persian
The University of Kashmir
Srinagar - 190 006 Kashmir

Shalimar Art Press, Srinagar.

Scanned with CamScanner

DANISH

(Research Journal)
1996-97

Post Graduate
Department of Persian
The University of Kashmir
Srinagar - 190 006 Kashmir

Scanned with CamScanner

دانش

شمارهٔ چهاردهم ــ سال ۱۹۹۶ ــ ۱۹۹۷ء

مُدیرِ اعلیٰ

ڈاکٹر محمد صدیق نیازمند
صدر شعبۂ فارسی

مُدیر

ڈاکٹر غلام رسول جان
لیکچرار شعبۂ فارسی

نشریہ ـ گروه فارسی ـ دانشکدهٔ ادبیات و علوم انسانی
دانشگاهِ کشمیر

Scanned with CamScanner

دانش اندر دل چراغ روشن است   وز همه بد بر تنِ تو جوشن است

توانا بود هر که دانا بود
ز دانش دل پیر برنا بود

دانش

شمارهٔ چهاردهم — سال ۱۹۹۶ — ۱۹۹۷ء

مدیرِ اعلیٰ

دکتر محمد صدیق نیازمند
رئیس گروه فارسی، دورہ های تخصصی - دانشگاهِ کشمیر

مدیر معاون

دکتر غلام رسول جان - دانشیار - گروه فارسی

نشریهٔ دانشکدهٔ ادبیات و علومِ انسانی - دانشگاه کشمیر

Scanned with CamScanner

© جملہ حقوق بحق شعبۂ فارسی کشمیر یونیورسٹی محفوظ ہیں

سال اشاعت — جنوری سنہ ۱۹۹۷ء

تعداد — پانچ سو ۵۰۰

خوشنویس — ضیاء عرفان

مطبع — شالیمار آرٹ پریس

قیمت — ۴۵ روپے

ملنے کا پتہ

شعبۂ فارسی کشمیر یونیورسٹی حضرت بل سری نگر کشمیر ۱۹۰۰۰۶

مجلسِ مشاورت

ڈاکٹر محمد منور مسعودی	ڈاکٹر سیدہ رقیہ
ڈاکٹر زبیدہ جان	ڈاکٹر محمد یوسف لون

شعبۂ فارسی کشمیر یونیورسٹی، حضرت بل، سری نگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ آغاز

کتابت، طباعت اور اشاعت ایسے دشوار گزار مراحل ہوتے ہیں جن کا طے کرنا گونا "ہفت خوانِ رستم" کے طے کرنے کے برابر ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہمارا "دانش" اِن تینوں مرحلوں سے بخیر وخوبی گزر گیا اور یوں مجلّہ دانش کا پیش نظر چودھواں شمارہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے میں دِلی مسرت محسوس کر رہا ہوں۔ یہ شمارہ دو حصوں پر مشتمل ہے پہلا حصہ اُردو میں تحریر ہو چکے مقالات پر مبنی ہے اور دوسرے حصے میں انگریزی میں لکھے گئے مقالات درج ہیں۔

کشمیر میں فارسی زبان وادب کی ترویج اور اسکے احیا وبقا میں شعبہ فارسی کا بڑا حصہ رہا ہے۔ کشمیر اور بیرونِ ریاست کی کئی قدآور شخصیات اس شعبہ کیساتھ وابستہ رہی ہیں۔ مرحوم عبدالقادر سروری، پروفیسر شمس الدین احمد صاحب، پروفیسر رحمٰن راہی صاحب، پروفیسر کاشی ناتھ پنڈتا صاحب، پروفیسر مرغوب بانہالی جیسے گراں قدر اساتذہ کرام اس شعبہ کے ساتھ منسلک رہ کر ایک لمبے عرصے تک علم وادب کی قندیلیں روشن کرتے رہے ہیں۔ یہاں آج بھی اساتذہ کرام

نہایت محنت، لگن ___ اور انہماک کے ساتھ تحقیق و تجسس کے علاوہ علم و ادب کی شمعوں کو فروزاں رکھنے میں مصروفِ خدمت ہیں۔ لیکن گزشتہ کئی سالوں سے شعبہ فارسی میں داخلہ لینے والے طلبا کی تعداد میں تشویشناک حد تک کمی کے پیشِ نظر کشمیر میں فارسی کا مستقبل کچھ مخدوش نظر آتا ہے۔ فارسی زبان کو یہاں چھ سو سال سے زائد عرصے تک علمی و ادبی زبان کی حیثیت حاصل رہی۔ اس چھ سو سال کے عرصے میں ہمارے اسلاف نے علم و ادب کا ایک قیمتی خزانہ ہمارے لئے کتابوں اور مخطوطات کی صورت میں باقی چھوڑا ہے۔ یہ گراں قدر سرمایہ تفاسیر، حکمت، تاریخ، تصوف و عرفان، نجوم، شعر و شاعری وغیرہ کی کتابوں پر مشتمل ہے جو دنیا کے مختلف کتب خانوں میں محفوظ ہے اگر فارسی کے سرمایئے سے فیض پانے والے طلبا کی تعداد یوں ہی گھٹتی رہی تو دنیا کے مختلف کتب خانوں میں محفوظ یہ علم کے موتی ایک دن صفحۂ دہر سے فنا ہو کر مٹ جائیں گے۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ کوئی بھی قوم اپنے ماضی سے ناطہ توڑ کر تابناک مستقبل کی امید نہیں رکھ سکتی۔ لہٰذا اپنے اسلاف کے اس چھوڑے ہوئے ورثے کی حفاظت و نگہداشت کی اشد ضرورت ہے۔ یہ تب ہی ممکن ہے کہ جب ہماری نئی نسل کو فارسی کی افادیت اور اہمیت کا احساس ہوگا۔

راقم السطور کو دوسری مرتبہ جب ماہ جون ۱۹۹۶ء میں شعبہ فارسی کی سربراہی کی ذمہ داری سونپی گئی تو کئی طرح کے مشکلات اور چیلنجوں کا سامنا تھا۔ ایک طرف شعبہ میں داخلہ لینے والے طلبہ کی تعداد میں سال بہ سال کمی ہو رہی تھی تو دوسری جانب وہ نامکمل پروجیکٹ تھے، جن پر زرِ کثیر خرچ ہونے کے باوصف قابل استعمال بنایا نہیں جا سکا تھا۔ راقم الحروف نے بارہا یونیورسٹی انتظامیہ کی توجہ اس حقیقت امر کی طرف مبذول کرائی کہ جس "لینگویج لیب" پر کئی لاکھ روپے خرچ ہوئے

ہیں اسکی تکمیل کے لئے مزید فنڈ واگزار کئے جائیں۔ لیکن ابھی تک خاطر خواہ فنڈ فراہم نہ ہونے کی وجہ سے یہ کام تعطل کا شکار ہے۔ مجھے امید ہے کہ وائس چانسلر جناب پروفیسر محمد یاسین قادری صاحب ذاتی دلچسپی لیکر اس نامکمل کام کی تکمیل کے لئے معاونت فراہم کرتے کے احکامات صادر فرمائیں گے۔

رہا سوال طلبا کو فارسی زبان وادب کی اہمیت اور افادیت کا احساس دلانا۔ اس سلسلے میں کئی اقدام اٹھائے جا چکے ہیں جن کے پیش نظر سال رواں میں شعبہ میں داخلہ حاصل کرنے والے طلبا کی تعداد میں پچھلے کئی سالوں کے مقابلے میں اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے طلبا کی یہ مانگ رہی ہے کہ فارسی زبان کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جائے تاکہ یہ زبان بھی دوسری زبانوں کی طرح طلبا کے لئے ملازمتوں اور روزگار کا وسیلہ بن سکے۔ خدا کا شکر ہے کہ طلبا کی یہ دیرینہ خواہش پوری ہوگئی اور ہم نہایت مسرت کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہیں کہ شعبہ فارسی میں انشاءاللہ سالِ رواں میں پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما کورس پڑھانے کا کام شروع ہو رہا ہے۔ یہ بات اضافہ کرنے کے لائق ہے کہ شعبہ فارسی میں ایم۔ اے ایم فل اور پی۔ ایچ۔ ڈی کورس پڑھانے کے علاوہ "سرٹیفکیٹ کورس اِن ماڈرن سپوکن پرشین" پڑھانے کے انتظامات کئی سال پہلے کئے جا چکے ہیں شعبہ فارسی میں UGC کی وساطت سے ۱۹۹۰ء میں D.R.S کی اسکیم کا آغاز ہوا تھا۔ ۱۹۹۶ء میں اس کی مدت مزید پانچ سال کے لئے بڑھائی گئی ہے۔ اس اسکیم کے تحت شعبہ فارسی کو یو جی سی کی طرف سے فراخدلانہ امداد محصول ہوئی ہے جو بذاتِ خود شعبہ کے تجدید نو میں کلیدی رول ادا کر سکتا ہے۔ اس اسکیم کے تحت شعبہ فارسی بہترین تحقیقی مقالات شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس طرح سے فارسی زبان وادب سے متعلق تحریر ہو چکے بہترین تحقیقی وتنقیدی مقالات کو کتابی صورت میں شائع کیا جائے گا۔ شعبہ کو رواں مالی

Scanned with CamScanner

سال کے دوران یہ امتیاز بھی حاصل رہا ہے کہ اس نے "فارسی ادب کو کشمیر کی دین" پر ایک سہ روزہ سمینار کا انعقاد کیا۔

شعبہ فارسی کو D. R. S اسکیم کے تحت ریسرچ اسوسیٹوں کی کئی جگہیں واگزار ہوئی ہیں اور آئندہ بھی مزید جگہیں ملنے کی توقع ہے ان حالات کے پیش نظر شعبہ کی موجودہ جگہ ناکافی ہے اور اسے وسعت دینے کی اشد ضرورت ہے۔ امید ہے کہ یونیورسٹی انتظامیہ اور جناب وائس چانسلر صاحب شعبہ کو وسعت دینے کی طرف اپنی توجہ مبذول فرمائیں گے۔

شعبہ فارسی کے اساتذہ درس و تدریس کے علاوہ تحقیقی و تنقیدی امور میں مصروف ہیں اور کئی نادر اور اہم تصنیفات شعبہ کے اساتذہ کی طرف سے اس سال بھی شائع ہوئی ہیں۔ چنانچہ ۱۹۹۶ء کے دوران جو تصنیفات شعبہ کے اساتذہ کی طرف سے شائع ہوئیں ۔ انکی فہرست درج ذیل ہے :۔

کتاب		مصنّف	
• ۔ سرمایہ حیات	(اُردو)	ڈاکٹر محمد صدیق نیازمند	صدر شعبہ فارسی
• ۔ سرچشمہ عرفان	(فارسی)	ایضاً	ایضاً
• ۔ حضرت شیخ یعقوب صرفیؒ شخصیت و فن	(اُردو)	ڈاکٹر غلام رسول جان	لیکچرار
• ملا حمید اللہ شاہ آبادی	(اُردو)	ڈاکٹر زبیدہ جان	لیکچرار

مجھے امید ہے کہ قارئین کرام شعبہ سے وابستہ اساتذہ کی کاوشوں کو تحسین کی نگاہ سے دیکھیں گے اور دانش میں شائع ہونے والے مقالات و مضامین بہترین ماخذ ثابت ہونگے۔

• ۔ ڈاکٹر محمد صدیق نیازمند

صدر شعبۂ فارسی و مدیر اعلیٰ مجلہ "دانش"

اِداریہ

کشمیر میں فارسی زبان وادب کا ماضی انتہائی شاندار اور تابناک رہا ہے۔ اِس زبان نے چار سو سال تک یہاں کی ادبی، تمدنی، ثقافتی اور لِسانی اقدار کو استحکام بخشا۔ ارضِ کشمیر میں پنپنے والی اِن قدروں کے نتیجے میں ایسی کونپلیں پھوٹ پڑیں جو بعض برگزیدہ شعرآ و ادبا، علمأ و فضلأ، مشائخ اور دیگر علوم و فنون کے ماہرین کی صورت میں پروان چڑھیں۔ مؤرخ کشمیر مُلا احمد کشمیری، محمد امین منطقی اویسی، جامی ثانی (صرفی)، محمد مراد زریں قلم اور محمد حسین شیریں قلم، نظامی کشمیر (بلبل)، غنی، فانی، توفیق، شائق جیسی شخصیات کو کشمیر فارسی ادب کے معماروں کی حیثیت سے پیش کر سکتا ہے۔ کشمیری شعرا کے کلام کو اہلِ زبان نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ بقول غنی کشمیری ؎

بایران سخن ہا روان می رود چہ ایران سخن در جہان می رود

دُنیا کے مختلف نگارخانوں میں محفوظ کشمیر کے بعض شاہکار فن پارے آج بھی اہلِ ذوق و شوق حضرات کی آنکھیں خیرہ کرتے ہیں۔ دورِ جدید میں چند ایسے نام مِلتے ہیں جنہوں نے پرانی قدروں کو اپنے رشحاتِ قلم سے نہ صرف اُبھاگر کیا بلکہ

اُن کو فروغ دیا۔ مولانا مبارک شاہ فطرت، حیرت پاندانی، شمس الدین غمگین، عبدالغفار فدا اور مولانا جلال الدین غازی وغیرہ اصحابِ قلم نے اپنے اسلاف کی روایات کو برقرار رکھا۔

ہر زندہ قوم کا یہ خاصا رہا ہے کہ وہ اپنے ماضی کے نگار خانوں میں مستقبل کی راہیں تلاش کرتی ہے۔ کشمیر میں آج کل ہمیں فارسی کا مستقبل تاریک دکھائی دے رہا ہے جو ہم سب کے لئے ایک لمحۂ فکر یہ ہے کیونکہ ہمارا ماضی اِس زبان کے ساتھ چھ سو سال سے زیادہ عرصے تک جُڑا رہا ہے۔ ہمارے اسلاف نے علم کے موتیوں سے بھرے جو خزانے ہمارے لئے باقی چھوڑے ہیں وہ آج بے دردی کے عالم میں اپنے مطالعہ کرنے والے حضرات کی راہیں تک رہے ہیں۔ سرکاری سرپرستی کم ہونے اور لوگوں کی عدم توجہی سے فارسی کی حیثیت دوسری زبانوں کے مقابلے میں کم ہوگئی ہے۔ بہر کیف، اس کی احیا کے لئے ہم سب کو یکساں کوششیں کرنا ہونگی۔

شعبۂ فارسی کا ترجمان "دانش" شعبہ کی ادبی فعالیت کی ایک اہم علامت ہے۔ ادارہ کی یہ کوشش رہی ہے کہ اسے وقتِ مقررہ پر بغیر کسی معذوری کے قارئین کرام کی خدمت میں پہنچاتے اور ساتھ ہی ہماری توجہ اس بات پر بھی مرکوز رہی ہے کہ زیرِ نظر شمارہ ادبی اور تحقیقی کسوٹی پر کھرا اُتر سکے۔ اس بات کا اندازہ ہمارے محترم قارئین ہی لگا سکتے ہیں کہ ہم کس حد تک اپنی کاوشوں میں کامیاب رہے ہیں۔

زیرِ نظر شمارہ میں دانش و بینش سے متعلق مختلف موضوعات پر مشتمل مقالات شامل کئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر اکبر حیدری کاشمیری جیسے بلند پایۂ محقق اور ادیب نے ایک تحقیقی مقالہ ہفت قلزم جیسی نایاب لُغت کے بارے میں لکھا ہے۔ یہ بصیرت افروز

مقالہ اپنے اندر گوہرِ علوم کے سات سمندر لئے ہوئے ہے ؎
این ہفت قلزم است کہ ہر گوھر علوم
در جنگ آوری چو زنی غوطہ ازین!

ایران کے ایک جدید ذہن اور مفکرِ اعظم ڈاکٹر علی شریعتی کے افکار سے متعلق ڈاکٹر حمید نسیم رفیع آبادی نے اپنے منفرد انداز میں موشگافیاں کی ہیں۔ عہدِ جدید کے کشمیر کے فارسی شاعروں میں شائف شیر آبادی جیسے مجہول الزیست صاحبِ دیوان شاعر کے بارے میں میرک شاہ کاندہامی کا معلوماتی مقالہ بھی زیرِ نظر شمارہ میں شامل ہے۔ قاری سیف الدین اور غلام رسول خان المعروف بہ لسہ بابا اسلام آبادی کا فارسی کلام بھی اِس شمارے کی زینت بنا ہوا ہے اور اسے ہم قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت محسوس کرتے ہیں۔ اِس طرح گویا "دانش" نے ایسے فارسی شعرا کا کلام منظرِ عام پر لانے کا بیڑا اٹھایا ہے جو ابھی تک ہماری نظروں سے اوجھل رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم صاحبانِ علم سے تعاون کی آرزو رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد صدیق نیاز مند، صدرِ شعبہ فارسی نے ایس، پی، ایس میوزیم سرینگر میں محفوظ مخطوطات کی ایک توضیحی فہرست مرتب کی ہے۔ اپنی نوعیت کی یہ پہلی دانش پژوہان اور محققین کے لئے ممدّ و معاون ثابت ہوگی۔ علاوہ ازیں تحقیقی نوعیت کے بعض دیگر مقالات کو بھی ہم نے دانش میں جگہ دی ہے۔ امید ہے کہ ہماری یہ کوشش علمی و ادبی حلقوں میں سراہی جائے گی اور اصحاب الرائے حضرات اپنی تنقیدی آرا سے ہمیں ضرور نوازینگے تاکہ "دانش" کو آئندہ عالمی معیار کے تحقیقی و تنقیدی کسوٹی پر پرکھا جائے۔

ڈاکٹر غلام رسول جان
لیکچرار شعبۂ فارسی

Scanned with CamScanner